© rasailojaraid.com

اسلامی شریعت کی خصوصیات

تحریر: ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی

اسلامی شریعت متعدد ایسی خصوصیات کی حامل ہے جو کسی اور الٰہی شریعت اور دنیاوی قانون میں نہیں پائی جاتیں۔اس مقام پر بطور مثال بعض خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اللہ کی حاکمیت: اسلامی شریعت کی نمایاں ترین خصوصیت یہ اصول ہے کہ حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اقتدار اعلیٰ سبحانہ کو حاصل ہے چنانچہ قرآن کی متعدد آیات سے اس کی توضیح ہوتی ہے مثلاً ﴿ان الحکم الا للّٰہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ﴾ (یوسف:۴۰) ''اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو''۔﴿ومن احسن من اللّٰہ حکما لقوم یوقنون ﴾ (المائدہ:۵۰) ''اور اللہ سے بہتر حکم کرنے والا کون ہے ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں''۔

اللہ سبحانہ کی حاکمیت اعلیٰ کے تصور اور اسلامی شریعت کے ارتباط سے اسلامی قانون مسلمانوں کی زندگی میں بے جان قانون نہیں رہتا بلکہ زندہ اور موثر اثرات کا حامل ضابطہ حیات بن جاتا ہے۔توحید الٰہی کا عقیدہ مسلمانوں کو اللہ کے سوا ہر شے اور ہر فرسودہ تصور کی بندگی سے نجات دلا دیتا ہے۔اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کا تصور ہر شخص کو احکام الٰہی کا پابند بنا دیتا ہے، اور کوئی شخص خواہ وہ حکمران ہی کیوں نہ ہو قانون سے بالاتر نہیں رہتا بلکہ اسکی اطاعت بھی اس شرط کے ساتھ ہوتی ہے کہ وہ فرائض حکمرانی اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کے مطابق انجام دے جیسا کہ سیدنا ابوبکرؓ نے ارشاد فرمایا (اطیعونی ما اطعت اللّٰہ ورسولہ فان عصیت اللّٰہ ورسولہ فلاطاعۃ لی علیکم) ''جب تک میں اللہ اور رسول کا مطیع رہوں تم بھی میری اطاعت کرتے رہو لیکن اگر میں اللہ اور رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت نہیں ہے''۔

شخصی مسؤلیت: اللہ سبحانہٗ نے انسان کو ایک ذمہ دار اخلاقی وجود اور ایک محترم ہستی کی حیثیت میں تخلیق فرمایا اور اسے منصب خلافت پر مامور فرما کر زندگی کے تمام معاملات میں احکام الٰہی پر عمل کرنے کا مکلف قرار دے کر اس کو شخصی حیثیت میں جوابدہ قرار دیا ہے۔﴿الا تزروازرۃ ورزاخری وان لیس للانسان الا ماسعی وان سعیہ سوف یری ثم یجزاہ الجزاء الأوفی﴾(النجم ۳۸/ ۴۱) ''یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں ہے مگر وہ جس کی اس نے سعی کی ہے اور یہ اس کی سعی عنقریب دیکھی جائے گی اور اس کی پوری جزا دی جائے گی''۔انسان نوامیس قدرت اور قانون فطرت کی حدتک تو اللہ کا مطیع وفرماں بردار ہے مقصود شریعت یہ ہے کہ اختیار کے دائرے میں بھی اللہ کا مطیع وفرماں بردار بن جائے۔علامہ شاطبیؒ نے کس قدر عمدہ بات کہی ہے۔(ان مقصد الشریعة اخراج المکلف من داعیته هواه لیکون عبد الله اختیارا کما هو عبد الله اضطرارا) ''مقصود شریعت یہ ہے کہ مکلّف کو اس کی خواہش کی گرفت سے نکال کر اختیاری طور پر بھی اسی طرح اللہ کا بندہ بنا دیا جائے جس طرح وہ اضطراری امور میں احکام الٰہی کا پابند ہے''۔

عقل وحکمت: اسلامی شریعت حکمت ومصلحت پر قائم اور عقل پر استوار ہے اس کے جملہ احکام انسانی مصالح پر مشتمل مبنی بر حکمت اور معقول ہیں۔حتیٰ کہ اللہ کے وجود پر اعتقاد کے لئے بھی عقل ہی کو متنبہ کیا گیا ہے۔

﴿ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب﴾ (ال عمران ۱۹۰/۳)

''آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی گردش میں ارباب دانش کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں''۔

فقہ اسلامی میں اجتہاد وقیاس کو جس قدر اہمیت حاصل ہے وہ بھی اسلامی شریعت کے کلیات عقل وحکمت سے ہم آہنگ ہونے کی دلیل ہے۔

مساوات: اسلامی شریعت انسانی تعلقات وروابط کو اللہ کی عبودیت کی اساس پر استوار کرتی ہے۔اللہ کی خلافت اور نیابت میں تمام انسان مساوی ہیں اور ان میں رنگ ونسل قومیت اور وطن کا فرق نہیں ہے۔کسی عربی کو کسی عجمی پر یا عجمی کو عربی پر کالے کو گورے پر یا گورے کو کالے پر کوئی تفوق حاصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی قوم گروہ یا جماعت کو کوئی امتیاز حاصل ہے بلکہ اللہ کی نیابت اور اس کے احکام کے مکلّف ہونے میں تمام انسان مساوی ہیں اور اسی اعتبار سے تمام انسان جوابدہی اور مسؤلیت میں مساوی ہیں۔

اخلاقیت: اسلامی شریعت انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر مشتمل ہے۔اسلامی شریعت انسانوں کے باہمی تعلقات پر اکتفاء نہیں کرتی اور انسان کے اپنے رب سے تعلق کو بھی بیان کرتی ہے۔بلکہ انسانوں کے مابین تعلقات وروابط کی تنظیم کو انسان کے اپنے رب سے تعلق کی اساس پر استوار کرتی ہے۔اس لائحہ عمل سے ایسی سوسائٹی وجود میں آتی ہے جس کے تمام افراد مسلم اور اللہ کے فرماں بردار ہوتے ہیں اور یہی اسلام معاشرتی سلامتی کا ضامن بن جاتا ہے اسلامی معاشرے کے افراد اپنی اخلاقی قوت کے زیر اثر جرائم سے اجتناب کرتے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انسانوں کے حقوق از خود ادا کرتے ہیں یہاں ہر شخص اپنے فرائض ادا کرتا ہے جس سے تبعاً دوسروں کے حقوق کی ادائیگی ہو جاتی ہے اور تنازع للبقاء کی جگہ ایثار و تعاون اور ہمدردی لے لیتی ہے۔

عمومیت: اسلامی شریعت کے احکام کا تخاطب تمام انسانوں سے ہے اس لئے احکام شریعت کلی اور عمومی ہوتے ہیں علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ: شریعت کے جملہ احکام مبنی بر مصالح ہوتے ہیں اور کلی اور عمومی ہوتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ کسی حکم شرعی میں کوئی فرد یا گروہ داخل نہ ہو یا کوئی مکلف سرے سے کسی حکم کا مکلّف ہی نہ ہو۔ چنانچہ اگر سفر میں نماز کے قصر کا حکم ہے تو اس حکم کی اساس رفع مشقت ہے لیکن پھر بھی حکم مشقت پر دائر نہیں ہے بلکہ خواہ مشقت ہو یا نہ ہو سفر نماز میں قصر کا سبب متصور ہوگا۔ اس طرح قرض لینے کی اجازت اس مصلحت پر مبنی ہے کہ ضرورت مند شخص اس طرح اپنی ضرورت پوری کر سکے لیکن قرض لینے کی اجازت کو ضرورت مند ہونے پر مبنی نہیں کیا بلکہ عام رکھا کہ ایسا دولت مند شخص جسے کوئی ضرورت نہ ہو وہ بھی قرض لے سکتا ہے۔

تصور ملکیت: انسان کی سماجی زندگی کا بہت وسیع دائرہ مالی تصرفات پر مشتمل ہے۔ اسلامی شریعت نے ملکیت کے بارے میں نیابت کا تصور دیا ہے کہ ہر شے کا مالک حقیقی اللہ ہے ﴿قل لمن الارض ومن فيها ان كنتم تعلمون سيقولون لله﴾ (المومنون: ٨٤، ٨٥) ''آپ کہئے زمین اور جو کچھ زمین میں ہے کس کا ہے اگر تم جانتے ہو وہ پکار اٹھیں گے کہ اللہ کا ہے''۔

اسلامی شریعت نے اکتساب ملکیت اور صرف ملکیت پر حدود و قیود عائد کر کے انسان کے مالی تصرفات کو منضبط کر دیا ہے جب کہ اسلام کے علاوہ دنیا کی تمام جاہلی تہذیبوں میں ملکیت غیر مقید اور لامحدود رہی ہے۔ ﴿قالوا يا شعيب اصلوتك تامرك ان نترك مايعبد آباء نا او ان نفعل فى اموالنا مانشؤا﴾ (ہود: ٨٧) ''انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے سکھاتی ہے کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے یا یہ کہ ہم اپنے مال میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں''۔ یہ اسلام کے بالمقابل جاہلی نظریہ کی مکمل ترجمانی ہے۔ اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کے احکام کی تعمیل کی جائے اور تمدن، معاشرت، معیشت اور سیاست غرض زندگی کے تمام شعبوں میں اسی کی اطاعت کی جائے جب کہ جاہلیت کا نظریہ یہ ہے کہ عقیدہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے اور زندگی کے دنیوی معاملات میں انسان کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہے اپنی تہذیب و تمدن، معیشت، معاشرت اور سیاست و حکومت کو استوار کرے۔ گویا انسان کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زندگی کو مذہبی اور دنیاوی دائروں میں تقسیم کرنے کا تصور سیدنا شعیبؑ کی قوم میں بھی موجود تھا۔ یہ فی الحقیقت کوئی نئی روشنی نہیں ہے بلکہ وہی پرانی تاریک خیالی ہے جو ہزارہا برس پہلے کی جاہلیت میں بھی اسی شان سے پائی جاتی تھی۔

جزا و سزا: اسلامی شریعت نے احکام کی جزا و سزا دونوں بیان کی ہیں اور سزا دنیوی بھی ہے اور اخروی بھی، اخروی ثواب اور سزا کا تصور انسان کو از خود اسلامی قانون پر عمل کی ترغیب فراہم کرتا ہے۔ اسلامی شریعت کے منجانب اللہ ہونے اور اس میں آخرت کی جواب دہی اور جزا و سزا کا تصور اہل اسلام کے دلوں میں اسلامی قانون کا احترام پیدا کرتا ہے۔ جس کی بناء پر مسلمان بخوشی قانون پر عمل پیرا ہوتے ہیں جبکہ دنیاوی قوانین احترام سے عاری ہوتے ہیں اور ان کے مطابق لوگ اسی وقت عمل کرتے ہیں جب قانون کی گرفت میں آنے کا اندیشہ ہو یا قانون کی مدد سے کسی مضرت کی تلافی مقصود ہو۔

جامعہ علوم اثریہ جہلم میں چھٹا سالانہ فری آئی کیمپ

جہلم (نامہ نگار) ہر سال ہزاروں بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت کی قابلِ فخر روایات کے ساتھ ساتھ سماجی خدمات کے میدان میں بھی جامعہ نے قابل رشک مثال قائم کر دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ میں چھٹے سالانہ فری آئی کیمپ کے دورہ پر آنے والے معزز مہمانوں نے مریضوں اور ڈاکٹروں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔

یاد رہے کہ البصر انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کے تعاون اور الابراہیم آئی ہسپتال کراچی کے فارن کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کی ٹیم کی معاونت سے گزشتہ 5 سال سے جامعہ میں ہر سال فری آئی کیمپ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جس میں گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی 3 روزہ فری آئی کیمپ میں ہزاروں مریضوں کا مفت معائنہ کیا گیا فری عینکیں اور ضروری ادویات فراہم کی گئیں جب کہ سینکڑوں مریضوں کی آنکھوں کا مفت آپریشن کیا گیا، اور تمام مریضوں کو لینز بھی فری ڈالا گیا۔

کیمپ کا افتتاح ضلعی ناظم چوہدری فرخ الطاف نے کیا اور اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے جامعہ کی دینی خدمات کے ساتھ اس کی سماجی خدمات جن میں اثریہ فری ڈسپنسری اور اثریہ ٹرسٹ ہسپتال بھٹیال جہلم کا قیام، یتیم بچوں اور بچیوں کو ماہانہ وظائف، پانی کی کمی کے علاقوں میں کنویں، ٹیوب ویل اور نلکے لگوانے کے ساتھ ساتھ ہر سال ہزاروں مریضوں کی آنکھوں کا مفت علاج جیسی سرگرمیاں ملک بھر کے دینی اور تعلیمی اداروں کے لئے ایک ماڈل کا درجہ رکھتی ہیں۔

فری آئی کیمپ کے مختلف سیشن میں بطور مہمان خصوصی شرکت کرنے والی اہم شخصیات میں سرکاری افسران، سیاستدان، مذہبی، سماجی، رفاہی اور کاروباری لوگ شامل ہیں۔ ڈی سی او جہلم ڈاکٹر سید پرویز عباس نے اسے ضلع بھر کے لئے باعث اعزاز قرار دیا، جب کہ ڈی پی او جہلم ڈاکٹر سلیمان سلطان رانا نے فری آئی کیمپ کے انعقاد اور انتظامات سے متاثر ہو کر اپنی طرف سے دس ہزار روپے نقد دینے کا اعلان کیا۔ ای ڈی او ہیلتھ جہلم ڈاکٹر آصف قادر میر نے کیمپ کا دورہ کیا اور تمام انتظامات کو طبی نکتہ نگاہ سے انتہائی تسلی بخش قرار دیا۔ ضلع کے بزرگ سیاستدان اور تحصیل دینہ کے ناظم چوہدری جاوید حسین نے دن بھر مریضوں کی دلجوئی اور ڈاکٹروں کی حوصلہ افزائی کے لئے وقت نکالا۔ تحصیل جہلم کے ناظم چوہدری غلام احمد زمرد یعقوب اور نائب ناظم تحصیل جہلم خواجہ آصف جاوید، ممتاز صنعتکار میاں نعیم بشیر، جہلم کی مخیر شخصیت چوہدری محمد ندیم خان پاپولر سٹور والے، جواد علی و عامر محمود (پنجاب ٹریول) اور چوہدری صابر (یو۔ کے) نے بھی اپنی گرہ سے نقد عطیات جمع کرائے جب کہ انجمن تاجران ضلع جہلم کے عہدیداران نے اپنے صدر چوہدری ساجد اقبال عارف کی قیادت میں شیخ محمد شکیل، شیخ محمد جاوید نیر، شیخ محمد فاروق اور شیخ محمد جاوید نے کیمپ کا وزٹ کیا اور کیمپ کے انعقاد میں عملی طور پر تعاون پیش کیا۔ اس کے علاوہ تاجروں، صنعتکاروں، زمینداروں، سماجی اور مذہبی رہنماؤں، صحافیوں، عدلیہ اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران معززین شہر اور سیاسی رہنماؤں نے بھی کیمپ وزٹ کیا اور اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اسے انسانیت کی خدمت کا اعلیٰ معیار قرار دیا۔

© rasailojaraid.com